لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مَا کَانَ مُحَمَّد’‘ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ اَلنَّبِیّن (سورۃ الاحزاب - ۴۰) ترجمہ۔ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰہ اَنَا خَاتَمُ النَّبین لا نَبَّی بَعدیْ (ترمزی جلد ۲، ابواب الفتن، باب مأ ء لا تقوم السا عته حتی یخرج) ترجمہ۔ رسول اللہ نے فرمایا ’میں نبیوں کا خاتم میرے بعد کوئی، کسی بھی قسم کا نبی نہیں‘

بُلِٹن نومبر ۱۹۹۸ء

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یو کے شاخ)

دارالسلام، ۱۵ سٹینلے ایونیو، ویمبلے، یو کے، ایچ اے ۰-۹ جے کیو

فون نمبر 0181 903 2689 / 0181 900 2348

نومبر میٹنگ

اسلام علیکم۔

آپ سے درخواست ہے کہ جماعت کی ہر میٹنگ میں خود بھی شامل ہوں اور دوسرے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی اپنے ساتھ لائیں۔

جائے وقوع:۔ دارالسلام

تاریخ:۔ ۱ نومبر ۱۹۹۸ء

وقت:۔ ۳ بجے بعداز دوپہر

موضوع:۔ تفسیر سورۃ الفلق وسورۃ الناس

مہربانی فرما کر یاد رکھیں کہ جماعت کی میٹنگ ہر مہینے کی پہلی اتوار کو منعقد کی جاتی ہے۔ خود تشریف لائیں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو ساتھ لائیں۔ ہم سب کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ جماعت کے متعلق اُن کی غلط فہمیاں دور کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔

وفات مسیح -- II

اکتوبر کے بلٹن (اُردو) میں وفات مسیح ناصری پر مضمون پڑھ کر ایک صاحب نے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ اِس مسئلے پر اتنا زور دیتی ہے۔ اِس سوال کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

اول۔ اِس زمانے میں حیات وممات مسیح کا مسئلہ اُٹھانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

دوم۔ حضرت عیسیٰ کو زندہ بجسدہ العنصری تسلیم کر لینے سے ہمارے عقائد میں کیا خرابی اور نقص پیدا ہو جاتا ہے؟

پہلا سوال اُن لوگوں کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے جنہیں تبلیغ اسلام میں کوئی دلچسپی نہیں کیونکہ نہ انہوں نے دیگر مذاہب، خصوصاً عیسائیت، میں تبلیغ اسلام کی ضرورت کو محسوس کیا ہے، نہ اِس کی کوشش کی ہے اور نہ ہی اُنہیں کسی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسیحی دنیا میں عموماً، اور مغرب میں خصوصاً، تبلیغ کے راستے میں سب سے بڑی روکاوٹ یہ ہے مسئلہ ہے۔

اگر یہ کہا جاتا کہ حضرت عیسیٰ دوسرے انسانوں کی طرح زندہ ہیں تو اس میں اعتراض کی کوئی بات نہ تھی اور ہمارے عقائد میں کوئی فرق بھی نہ پڑتا۔ لیکن اگر عام انسانوں سے الگ حضرت مسیح کی زندگی کے اندر ایسی خصوصیات تسلیم کی جائیں جو، نہ صرف یہ کہ عام انسانوں میں نہ پائی جاتی ہوں، بلکہ خالص خدائی صفات ہوں تو ایسا عقیدہ یقیناً قرآن کریم کی صریح تعلیمات کے خلاف ہے۔ یہ ہی وہ عقیدہ ہے کہ جس کا پرچار مسیحی دنیا کر رہی ہے اور مسلمانوں کو لاجواب کر کے پادری صاحبان لاکھوں مسلمانوں کو عیسائی کر چکے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کے اخبارات اِس پر گواہ ہیں۔

پاکستان بننے کے بعد موجودہ دور میں پاکستان اور کچھ دیگر مسلمان ملکوں میں عیسائیت کے فروغ کو کنٹرول کرنے کا ایک اور حربہ آزمایا گیا ہے۔ اور وہ حربہ یہ ہے کہ عیسائی مشنریوں پر پابندیاں

لگا دی جائیں اور کسی دوسرے مذہب کی تبلیغ کو قانوناً جرم قرار دے دیا جائے۔ مزید یہ کہ یہ پابندی بھی لگا دی جائے کہ جو کوئی اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے اُس کی سزا موت ہے۔ یہ پابندیاں اس بات کا کھلا ثبوت ہیں کہ مسلمانوں میں یہ سکت نہیں رہی کہ وہ تحریر و تبلیغ اور دلائل سے دوسرے مذاہب کے اعتراضات کا جواب دے سکیں۔ جب مسلمانوں کو اسلام میں رکھنے کے لئے آپ کو اُنہیں قتل کی دھمکیاں دینی پڑ رہی ہیں تو آپ نے دوسروں کو مسلمان کیا کرنا ہے۔ تشدد پر وہی اُترتا ہے جو دلیل سے اپنی بات نہ منوا سکے۔ بچہ بھی تو یہ ہی کرتا ہے کہ ماں یا باپ بات نہ مانیں تو رونے لگتا ہے! لیکن یہ بھی سوچیں کہ اُن ملکوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں تو آپ نے یہ قوانین بنا لیئے لیکن یورپ اور امریکہ وغیرہ میں آپ کیا کریں گے اسلئے کہ جو اعتراض ہیں وہ تو آپ نے دور نہیں کیئے۔ اور پھر اِن ممالک کے لوگ کیوں ایک ایسا نظام قبول کریں گے جو اُن کی سوچوں پر اِس طرح کی پابندیاں لگائے۔ یہ باتیں بہت غور سے سوچنے والی ہیں اسلئے احیاء اسلام اِن سے وابستہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات غیر طبعی کا عقیدہ صرف عیسائیوں کا ہی نہیں بلکہ عام مسلمانوں کا بھی یہ ہی عقیدہ ہے کہ ''عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور پیدائش کے وقت مسِّ شیطانی سے وہ بالکل مُنزّہ تھے۔ اُنہوں نے پیدا ہوتے ہی ماں کی گود میں باتیں کیں اور بڑے ہو کر کوڑھیوں کو ٹھیک کیا، اَندھوں کو بینا کر دیا، مُردے زندہ کئے، وہ علم غیب رکھتے تھے، ہزاروں پرندوں کے خالق تھے۔ جب یہودی اُنہیں صلیب دینے لگے تو خدا تعالیٰ نے اُنہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا۔ دو ہزار سال ہو گئے کہ وہ بغیر کھانے پینے کے زندہ آسمان پر رہتے ہیں نہ اُنہیں ضروریات زندگی کی احتیاج ہے اور نہ ہی زمانے کے تغیرات سے وہ متاثر ہوئے ہیں نہ اتنے طویل عرصے میں اُن کا جسم تحلیل ہؤا ہے۔ جب وہ نازل ہوں گے تو اُن کی عمر اُس وقت صرف چالیس سال ہو گی اور وہ اپنے منصب نبوت پر اُسی طرح فائز ہوں گے جس طرح پہلے تھے۔ گو آیت خاتم النبین کی پیدا کردا مشکلات حل کرنے کے لئے بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ نبوت سے معزول ہو جائینگے اور صرف اُمتی ہوں گے۔ وحی نبوت اُن پر باقاعدہ آئے گی اور وہ تمام دنیا کی اصلاح کرنے کے لئے آئیں گے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کی اُمت بھی انہی کی اصلاح کی محتاج ہو گی۔''

دوسرے الفاظ میں نبی کریم صلعم اپنے مقصد میں ناکام ثابت ہوئے (نعوذ باللہ) اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام اُس مشن کو کامیاب کرنے کے لئے تشریف لائیں گے۔

اس کے برعکس یہی مسلمان ہمارے سیّد و مَولیٰ، سرکارِ دو عالم، محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ''حضرت نبی کریم ﷺ کی پیدائش عام انسانوں کی طرح ہوئی نہ آپ نے پیدا ہوتے ہی ماں کی گود میں باتیں کیں اور نہ ہی بڑے ہو کر کسی اندھے کو ٹھیک کیا اور نہ کسی کوڑھی کو شفا بخشی اور نہ ہی کسی پرندے کے خالق تھے اور جب کفار مکہ اُنہیں قتل کرنے لگے تو آپ نے غار ثور میں جا کر پناہ لی اور آپ کی وفات عام انسانوں کی طرح ہوئی اور آپ کا روضہ مبارک مدینہ منورہ میں ہے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوں گے تو حضور کی لحد مبارک کھود کر حضرت عیسیٰ کو بھی وہاں ہی دفن کیا جائے گا''

بھائیو خود انصاف کرو کہ اِن عقائد کے تقابل اور موازنہ کرنے سے اسلام کا باقی کیا رہ جاتا ہے اور عیسائیت کے سامنے مسلمان اپنا سر کس طرح بلند کر سکتے ہیں (العیاذ باللہ) اور آج بھی عیسائی مشنری یہ کہہ کر مسلمانوں کو ورغلا رہے ہیں کہ آخر تو نجات مسیح کی پیروی میں تو آؤ تم اب ہی ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔[1]

غرض کہ جیسا اوپر عرض کیا گیا ہے سوال صرف حیات مسیح کا نہیں بلکہ اُن تمام صفات کے ساتھ زندہ جاوید ماننے کا ہے جس سے حضرت مسیح صفات خداوندی میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اور یہ شرک ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اس طرح کے عقائد مسلمانوں کے لئے سُمِّ قاتل ہیں۔

حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ بجسدہ العنصری ماننے سے خدا تعالیٰ کی صفت سبحان سے انکار لازم آتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اِس عقیدہ سے تو ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کا بھی مادی آسمانوں پر ایک مادی اور جسمانی وجود ہے جس کی طرف حضرت مسیح علیہ السلام اُٹھائے گئے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ مجسم ہونے اور آسمانوں پر ایک مخصوص جگہ رہنے سے پاک ہے۔ اسی لیئے تو جب کُفارِ مکہ نے حضرت نبی کریم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ ''اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ'' یعنی آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور وہاں سے ہمیں کتاب لا کر دیکھائیں تو نبی کریم ﷺ نے جواب میں فرمایا ''قُلْ سُبْحَانَ رَبِّی هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا'' کہ میرا رب پاک ہے میں صرف ایک بشر رسول ہوں۔ سُو جسد خاکی کے ساتھ خدا کی طرف آسمان پر جانا بشریت کے منافی ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر مسیح اپنے جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر موجود ہیں تو وہ خدا کے ساتھ خدائی میں شامل ہیں (نعوذ باللہ)

۱: یہ صرف زبانی باتیں نہیں۔ چند برس قبل راولپنڈی میں مجھے عیسائی مبلغ ملے اور اُنہوں نے حضرت مسیح کے بارے میں اِن ہی الفاظ میں مجھے تبلیغ شروع کر دی۔ جب میں نے اُنہیں یہ بتایا کہ میں تو حیات مسیح کو نہیں مانتا تو وہ فوراً بولے کہیں تم احمدی تو نہیں۔ یہ علم ہونے پر کہ میں احمدی ہوں اُنہوں نے کہا کہ ہمیں احمدیوں سے بحث کرنے کی اجازت نہیں اور چل دیئے۔ دوسرا واقعہ انگلستان کا ہے۔ جب ہم انگلستان میں مرکز قائم کرنے کے لئے جگہ ڈھونڈ رہے تھے تو ایک دوست نے چرچ کمشنرز سے کہا کہ وہ اپنا کوئی چرچ جماعت احمدیہ کو بیچ دیں۔ کمشنرز کے پوچھنے پر کہ یہ کون ہیں اُنہیں بتا گیا کہ یہ وہی گروپ ہے جو پہلے ووکنگ مسجد سے کام کرتا تھا۔ یہ سننا تھا کہ چرچ کمشنرز کا رویہ ہی بدل گیا۔ اُنہوں نے صاف الفاظ میں ہماری جماعت کو چرچ بیچنے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ دی کہ جو نقصان عیسایئت کی تبلیغ کو جماعت احمدیہ کے کام سے ہوا ہے اُس کی تلافی کبھی نہیں ہو سکتی اس لیئے وہ کسی قیمت پر بھی احمدیوں کو اپنی کوئی بلڈنگ بیچنے کو تیار نہیں۔ تیسرا واقعہ جنوبی افریقہ کا ہے۔ جب محترم و مکرم اسماعیل پیک اور مسلم جوڈیشل کونسل کے درمیان مقدمہ چل رہا تھا تو پاکستان کی عیسائی کونسل نے جنوبی افریقہ کی ہائی کورٹ میں درخواست دی کہ عیسایئوں کو بھی اجازت دی جائے کہ وہ سُنیوں کی حمایت میں احمدیوں کے خلاف مقدمے میں حصہ لیں۔ ذرا سوچیں کہ عیسایئوں کو کیا ضرورت تھی کہ اپنی جیب سے کرایہ خرچ کر کے سنی مسلمانوں کی حمائت کے لئے ہزاروں میل کا سفر کر کے جنوبی افریقہ جاتے!! مسلمان بھائیو اِس کو کہتے ہیں کہ جادو وہ جو سر چڑ کر بولے۔